مطبوعات

التعوذ فی الاسلام - تالیف مولانا محمد طاہر صاحب قاسمی - قیمت غیر مجلد ۸ - مجلد ۱۲ - کتبخانہ مطبع قاسمی - دیوبند -

یہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے مضامین کی ایک عجیب و نادر تشریح ہے - ان دونوں سورتوں میں حق تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اور ان کے واسطے سے تمام اہل ایمان کو بتایا ہے کہ جس قدر شرور و آفات اس دنیا میں پائے جاتے ہیں ان کا پیدا کرنے والا کوئی غیر نہیں ہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ ہے - لہذا ان سے بچنے کے لیے تم کو کسی دوسری طاقت سے پناہ مانگنے کی ضرورت نہیں اللہ ہی کی پناہ مانگو اور اسی کی پناہ تمہارے لیے مفید ہو سکتی ہے - پھر جملہ شرور مخلوقات (شَرِّ مَا خَلَقَ) کو چار اقسام پر تقسیم کیا ہے - شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ، شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ، شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ - ان چاروں شرور سے پناہ دینے والا وہی ہے جو رب الفلق ہے، رب الناس ہے، ملک الناس ہے اور اله الناس ہے - مؤلف نے بڑی خوبی کے ساتھ ان شرور میں سے ایک ایک شر کی حقیقت بیان کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ ہر ایک شر سے بچنے کا ذریعہ تعوّذ ہے - پھر تعوّذ کے لیے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اور صفتِ ملکیت اور صفتِ الوہیت کا ذکر جو کیا گیا ہے، اس کی حکمت بھی بیان کی ہے - ان تمام مباحث کے بیان میں انہوں نے بڑی بڑی نکتہ آفرینیاں کی ہیں جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں - دوران بحث میں بہت سے ضمنی مباحث بھی آگئے ہیں جن میں علم اور حکمت اور تدبر اور تحقیق کی شان جگہ جگہ نمایاں ہے لیکن بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں مزید تحقیق کی

ضرورت محسوس ہوتی ہے مثلاً شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی العُقَدِ کے معنی کو صرف سحر کے معنی میں محصور کر دیا گیا ہے حالانکہ اس کے دوسرے معنی بھی ہیں اور ان کی طرف بھی اشارہ ضروری تھا۔ پھر سحر کی حقیقت اور اس کی تاریخ اور اس کے اثرات کے متعلق مولف نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی نہ تو اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق ہے اور نہ علمی تحقیق کے لحاظ سے کوئی بلند پایہ چیز ہے۔ کواکب و سیارات میں مؤلف نے طبیعی تاثیرات کے علاوہ روحانی و باطنی تاثیرات بھی ثابت کی ہیں جو محلِ نظر ہیں۔ زیادہ بہتر ہوتا کہ اوہام باطلہ کو نظر انداز کر کے ان امور کی حقیقت پر خالص اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کی جاتی۔ سب سے زیادہ جو چیز ہم کو کھٹکی وہ یہ ہے کہ حقیقت تعوذ اور طریق تعوذ کے باب میں فاضل مؤلف بھی عام غلط فہمی کے شکار ہو گئے ہیں۔ دراصل یہ متاخرین کی پست خیالی اور حقائق سے منحرف ذہنیت کا نتیجہ تھا کہ آیاتِ قرآنی اور اسماء الٰہی کی روح کو چھوڑ کر صرف الفاظ کی تاثیرات میں غلو کیا گیا اور ان کے نقوش اور عملیات اور زبانی ورد کو ظہور عجائب اور حصولِ مقاصد کا ذریعہ بنا لیا گیا۔ مسلمانوں کی علمی اور اخلاقی قوتوں کے لیے یہ ذہنیت ایک طرح کی افیون ثابت ہوئی ہے۔ اسی چیز نے ان کو ایک بے عمل اور اوہام پرست قوم بنایا ہے۔ اسی نے قرآن کی انقلاب انگیز تعلیم سے ان کا رشتہ توڑا ہے اسی نے تدبر فی القرآن اور عمل بالقرآن کے ذوق کو فنا کر کے مسلمانوں میں یہ جوگیانہ ذوق پیدا کیا ہے کہ وہ اسبابِ طبیعی سے کام لینے اور قانونِ فطرت کے مطابق جد و جہد کرنے کے بجائے صرف نقوش اور اوراد سے کام لیتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کے تمام مقاصد فوق الطبیعی صورتوں سے پورے ہوا کریں۔ اب ان کی زبان میں عمل کے معنی اُس عمل کے نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کیا تھا، بلکہ عمل صرف یہ رہ گیا ہے کہ چند مقرر اوقات میں چند مقرر شرائط کے ساتھ ایک خاص وظیفہ جپ لیا جائے اور یہ امید رکھی جائے کہ اس وظیفہ

کی طاقت سے پہاڑ ٹل جائیں گے، خزانے ابلیں گے، خوارق عادت ظاہر ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کی خاطر سے اپنی سنّت کو بدل دے گا۔ ذکر اور تعوذ اور عزیمت اور دوسری اسلامی اصطلاحات کے مفہوم بھی اسی طرح الٹ دیے گئے ہیں، اور انکی جان نکال کر یہی "افیونیت" اُن میں بھر دی گئی ہے۔ افسوس ہے کہ فاضل مؤلف بھی اس کے اثر سے نہ بچ سکے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جملہ شرور و آفات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو ایک "نسخہ" کے طور پر نازل فرمایا ہے اور اس کا مقصد بس اتنا ہے کہ جب کوئی آفت آئے تو معوذتین کو پڑھ کر دم کیا جائے، پانی پر پھونک کر پلایا جائے اور تعویذیں باندھ کر لٹکا دیا جائے۔ ہم الفاظ قرآنی کی برکت اور اسماء الٰہی کی تاثیرات کے منکر نہیں ہیں۔ بلاشبہ ان میں بے شمار فوائد ہیں، مگر یہ ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ہم مغز کے اصلی اور عظیم ترین فوائد کو چھوڑ کر صرف قشر کے ضمنی فوائد کو اصل سمجھ لیں۔ اصل چیز تو وہ علم ہے جو معوذتین سے ہم کو عطا کیا گیا ہے، اور اصلی تعوذ یہ ہے کہ یہ علم کمال درجہ تصدیق و یقین کے ساتھ ہمارے دل میں بیٹھ جائے اور جملہ شرور و آفات کے مقابلے میں ہم حق تعالیٰ کی طرف اس طرح رجوع کریں کہ کسی طاقت کا خوف ہمارے پاس نہ پھٹکے اور غیر اللہ سے پناہ مانگنے کا ادنیٰ سے ادنیٰ خیال بھی نہ آنے پائے۔ معوذتین کا ورد اگر اس علم و یقین کے ساتھ ہو اور ہر بار پڑھنے کے ساتھ یہ کیفیت بڑھتی چلی جائے تو مسلمان کے قلب و روح میں وہ طاقت پیدا ہوگی کہ کسی شرِّ ما خلق کا اثر اس پر کارگر نہ ہوگا۔ یہ ان دونوں سورتوں کی روح ہے اور اسی روح کو نمایاں کرنے کی ضرورت تھی۔ عملیات اور نقوش و اوراد کی غذا تو مسلمانوں کو بہت مل چکی ہے۔ اس جنس کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی (ا۔م)۔

السحر فی الاسلام | تالیف مولانا محمد طاہر صاحب قاسمی۔ قیمت ۸؍ کتب خانۂ مطبع قاسمی۔ دیو بند (ضلع سہارنپور)۔

فاضل مؤلف نے اس رسالہ میں آیۂ کریمہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر ایک نئے انداز میں کی ہے۔ بحث کا مرکز صرف لفظ وَانْحَرْ ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے فاضل موصوف نے قربانی کی حکمت و ضرورت اور اسکے نفسی و روحانی فوائد پر بڑی خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ انداز بیان خطیبانہ اور صوفیانہ ہے۔ دلائل زیادہ تر خطابیات کے قبیل سے ہیں اور نکتہ آفرینی میں اہل تصوف کے طریقہ کا اتباع کیا گیا ہے۔ اہل ایمان کو اطمینان بخشنے کے لیے تو بلاشبہہ یہ طرز بحث بہت مفید ہے، لیکن منکرین اور مشککین کے شبہات و اعتراضات کو رفع کرنے میں یہ کچھ بھی کارآمد نہیں۔ ان کے لیے اسلوب بیان منطقی ہونا چاہیے اور دلائل کا انتخاب ایسے مواد سے کرنا چاہیے جو یقینیات یا مسلمات کے قبیل سے ہو۔ قربانی پر اعتراض کرنے والے تین قسم کے ہیں:۔

ایک وہ جنہیں نفس گوشت خوری ہی پر اعتراض ہے۔

دوسرے وہ جو گوشت خوری کو تو جائز رکھتے ہیں ؟ مگر "قربانی" کو عبادت اور ذریعۂ تقرب الی اللہ تسلیم کرنے میں انہیں تامل ہے۔

تیسرے وہ جن کو قربانی پر اقتصادی حیثیت سے اعتراض ہے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ عیدالاضحیٰ میں مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ جو قربانی پر "ضائع" ہوتا ہے اس کو خیرات و صدقات کے زیادہ مفید کاموں میں کیوں نہ صرف کیا جائے۔

ان معترضین کے شبہات کو رفع کرنے کے لیے وہ طرز استدلال کسی طرح مفید نہیں جس کو فاضل مؤلف نے اختیار کیا ہے، اور آج کل ضرورت انہی شبہات کو رفع کرنے کی ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ ایک رسالہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے بھی لکھ دیا جائے۔ (ا-م)۔

الحق الصراح تالیف جناب مولوی عبدالحق صاحب مدرس عربی ہائی اسکول بہاول گڑھ (ریاست بہاولپور) قیمت درج نہیں۔ مؤلف سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

یہ ۴۴ صفحات کا مختصر رسالہ اس غرض کے لیے لکھا گیا ہے کہ نکاح خوانوں کو مسائل نکاح و طلاق کے ضروری جزئیات سے واقف کر دیا جائے۔ عام طور پر نکاح خواں حضرات (جو اب "قاضی" کہلانے لگے ہیں) نکاح و طلاق کے ابتدائی مسائل تک سے ناواقف ہوتے ہیں اور اس ناواقفیت کی وجہ سے نکاح پڑھانے میں اکثر ایسی غلطیاں کر جاتے ہیں جن سے بہت سی شرعی و قانونی پیچیدگیاں پڑ جاتی ہیں۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لیے مؤلف نے فقہ حنفی کے مطابق جملہ ضروری مسائل کو نہایت سہل انداز بیان میں مرتب کر دیا ہے۔ نکاح خوانوں کے علاوہ عامۃ مسلمین کے لیے بھی یہ رسالہ مفید ہے۔

بعض مسائل ایسے بھی ہیں جن پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ مؤلف نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر متعدد ایسے احکام شریعت کو معطل کر دیا ہے جن کے اجراء کے مواقع موجودہ حکومت کے تحت ہمیں حاصل ہیں۔ دارالحرب کا یہ تصور اصلاً غلط ہے۔ شریعت کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ آپ دارالحرب میں قیام بھی کریں اور پھر جو احکام اسلامی نافذ ہو سکتے ہیں ان کو بھی محض اس لیے معطل کر دیں کہ کتب فقہ میں دارالحرب کی جو تعریف لکھی ہے وہ اس پر صادق آگئی ہے۔ دراصل شارع کا منشا یہ ہے کہ آپ یا تو وہاں سے ہجرت کریں، یا نہیں تو اجرائے احکام کی کوشش کر کے اسے دارالاسلام بنائیں۔

کافرہ اگر شوہر والی ہو اور مسلمان ہو جائے تو مؤلف نے اس کے لیے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ وہ تین حیض یا تین ماہ تفریق کے لیے گذارے، پھر مزید تین حیض یا تین ماہ عدت میں صرف کرے پھر اس کا نکاح ہو سکتا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ تفریق کے لیے تین حیض یا تین ماہ گذارنے کا حکم اس جگہ کے لیے ہے جہاں کوئی حاکم اسلامی قانون کے مطابق تفریق کا حکم دینے والا موجود نہ ہو۔ ہندوستان کی یہ حالت نہیں ہے۔ یہاں ایک نومسلم عورت عدالت میں دعویٰ کر کے حکم تفریق

حاصل کر سکتی ہے۔ اگر باقاعدہ قانونی تفریق کے بغیر وہ تین طہر گذار کر نکاح کرلے تو قانون ملکی کے مطابق اُس پر ازدواج مکرر کا مقدمہ قائم ہو جائیگا۔ لہذا قانون اسلامی اور قانون ملکی دونوں کی رو سے یہ ضروری ہے کہ عدالت سے تفریق کا حکم حاصل کیا جائے۔ پھر تفریق کے بعد عدت گذارنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں ضروری نہیں الّا یہ کہ عورت حاملہ ہو۔ حالات زمانہ کو دیکھتے ہوئے اسی رائے پر فتویٰ ہونا چاہیے۔ صاحبین کے فتوی پر عمل کرنا موجودہ زمانے میں موجب فتنہ ہے۔ کیونکہ ایک عورت جو اپنے اولیا اور اپنے شوہر سے الگ ہو کر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہوئی ہے اس کو تفریق کے بعد تین مہینہ تک بے شوہر رہنے پر مجبور کرنا خطرے سے خالی نہیں۔

لعان کے مسئلہ میں مؤلف نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں لعان نہیں ہے، کیونکہ لزوم لعان کے لیے تہمت زنا کا دارالاسلام میں ہونا شرط ہے، اور ہندوستان دارالاسلام نہیں ہے۔ یہ مسئلہ لکھتے وقت مولف کو غور کرنا چاہیے تھا کہ اس سے کروروں مسلمانوں کی عظیم الشان آبادی میں کتنے فتنوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ یہاں تو ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ محمڈن لا میں لعان کی دفعات کا اضافہ کیا جائے، کیونکہ تہمت زنا یا نفی ولد کے بعد زوجین کا ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ رہنا سخت مفاسد کا موجب ہو جاتا ہے۔ مگر فاضل مؤلف دارالحرب کی ایک اصطلاحی دشواری پیدا کرکے اس دروازے کو ہمیشہ کے لیے کھلا رکھنے کا سامان کر رہے ہیں۔

مسائل لعان میں مؤلف نے صرف یہ لکھدیا ہے کہ ملاعنت کے بعد حاکم تفریق کردے۔ اس کے ساتھ یہ بھی بیان کرنا ضروری تھا کہ ملاعنت سے مہر ساقط نہیں ہوتا (ا-م)۔

The Great Prophet تالیف فضل کریم خاں صاحب درانی بی۔ اے ایڈیٹر اخبار ٹرتھ
قیمت ۱۲ر مفت تقسیم کرنے کے لیے پانچ نسخوں کی قیمت (للعہ) روپیہ۔ پچاس نسخوں کی قیمت ۲۷ روپیہ

...انسخوں کی قیمت ۵۰ روپیہ تبلیغ لٹریچر کمپنی۔ نمبر ۶۶ ریلوے روڈ۔ لاہور۔

انگریزی زبان میں سیرت پاک پر ایک مختصر کتاب ہے جس کو نہایت سادہ اور موثر زبان میں لکھا گیا ہے۔ انگریزی خواں غیر مسلموں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے ابتدائی طور پر روشناس کرانے کے لیے ایک مفید چیز ہے اور اس قابل ہے کہ مسلمان اپنے غیر مسلم دوستوں کو ہدیۃً نذر کریں اسی لیے ناشرین نے زیادہ تعداد میں خریدنے والوں کے لیے خاص رعایت رکھی ہے۔ (ا - م)۔

کلام جوہر صفحات ۱۴۱ - قیمت ۸ر - مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی۔

یہ رئیس الاحرار مولانا محمد علی مرحوم کے کلام کا مجموعہ ہے جس کو نئی ترتیب کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ابتدا میں جناب مولانا عبدالماجد دریا بادی مدیر "صدق" کا لکھا ہوا مقدمہ ہے جس میں عقیدت ومحبت کے ساتھ شاعر کی شخصیت اور اس کے کلام کی اصلی خوبیاں نمایاں کی گئی ہیں۔ مولانا محمد علی مرحوم کے دل ودماغ کو قدرت نے شعروادب کا نہایت پاکیزہ ذوق عطا کیا تھا جس سے انہوں نے زیادہ تر اپنے مضامین اور تقریروں میں کام لیا۔ ان اصلاحی اور مفید کاموں سے جو شعریت بچی وہ کبھی کبھی شعر گوئی میں بھی صرف ہوتی رہی۔ مرحوم کی تمام تر شاعری سوز وگداز سے لبریز ہے اس میں ہوسناکی کے چٹخارے اور شہوانی جذبات کو بھڑکانے والے محرکات قطعاً ناپید ہیں۔ کمر کی لچک اور باہوں کے لوچ کے بجائے تلوار کی لچک اور پھانسی کے پھندے کا لوچ پایا جاتا ہے۔ شاعرانہ تخیل پر اسلامی تخیل غالب ہے۔ آغاز عمر کے کلام میں رنگ ہلکا تھا۔ جوں جوں امتداد عمر کے ساتھ جذبہ اسلامی بڑھتا گیا جوہر کا راستہ دوسرے شعراء سے الگ ہوتا چلا گیا ۔۔۔ وہ نہ تو زمانہ کی نامساعدت پر ماتم کرتے ہیں نہ فلک کج رفتار کو کوستے ہیں۔ ان کا نظریہ "تسلیم ورضا" ہے۔ قید خانہ کی چار دیواری میں بیٹھ کر کس اطمینان سے کہتے ہیں

ہوں بے ہراس یہ مجھے رکھیں کسی جگہ ڈر ہو وہاں کہ تیری حکومت جہاں نہ ہو

ان کا جذبۂ عشق رسول ہر مسلمان کے لیے قابل رشک ہے۔ اشعار میں جا بجا اس گراں قدر جذبہ کا اظہار کیا ہے۔ ایک غزل کا مقطع ہے۔

نہیں معلوم کیا ہو حشر جوہر کا پر اتنا ہے کہ ہاں نام محمد مرتے دم ورد زباں پایا

کلام میں تغزل کی خوش گوار چاشنی اور زبان کی شیرینی بمقدار وافر پائی جاتی ہے جن کو شعر کا چسکا ہو وہ عریاں نظموں اور فحش غزلوں کے بجائے اس آب کوثر سے اپنی پیاس کیوں نہ بجھائیں۔ (م۔ ق)

سید البشر | تالیف مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی۔ ضخامت ۸۰ صفحات قیمت ۳ؔ

ملنے کا پتہ: میاں سعید احمد خان۔ دروازہ تندیانی، ریاست فرید کوٹ (پنجاب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بائبل کے عہد عتیق اور عہد جدید میں جو بشارتیں مذکور ہیں عربی فارسی اور اردو میں ان پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بہت کچھ لکھنے کی گنجائش ہے۔ سید البشر کے مصنف نے ایک نئے اسلوب پر پچاس بشارتیں انتخاب کرکے ان کو سیرت پاک سے توفیق و تطبیق دی ہے شروع میں مسیح علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ طیبہ نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے نسب کے بارے میں انجیل متی اور انجیل لوقا میں کس قدر اختلاف ہے۔ لوقا نے مسیح کے فرضی باپ یوسف نجار سے زروبابل تک ۲۰ واسطے بتائے ہیں اور متی صرف ۱۱ واسطے بیان کرتا ہے۔ بخلاف اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک متفق علیہ ہے۔ طبری اور ابن سعد وغیرہم نے جو شجرے نقل کیے ہیں ان میں ایک نام کا بھی اختلاف نہیں۔ (ا۔ خ)۔